خطبہ جمعہ

بعنوان

ایک پیغام
غم زدوں کے نام

سلسلة منبر الحکمة

179

بتاریخ: 10 جنوری 2020

بمطابق: ١٤ جمادی الأولیٰ ١٤٤١ ھجری

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝﴾ [البقرة: 155 ۔ 157]

’’ہم ضرور تمہیں خوف وخطر، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے آزمائیں گے، ان حالات میں جو لوگ صبر کریں اور جب کوئی مصیبت پڑے تو کہیں: ’ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے‘ انہیں خوشخبری دے دو کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہوں گی، اس کی رحمت ان پر سایہ فگن ہوگی اور ایسے ہی لوگ راست گو ہیں۔‘‘

رحمتِ الٰہی سے نا اُمید نہ ہوں:

انسان کی زندگی میں خوشی اور غم کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ انسان مختلف طرح کے حوادثِ زمانہ سے گزرتا ہے اور ہمہ نوعیت کے مصائب وآلام سے اس کا پالا پڑتا ہے، پھر حقیقی مسلمان کا وصف یہ ہوتا ہے کہ وہ صبر کا مظاہرہ کرے اور رحمتِ خداوندی سے کسی طور بھی مایوس و نا اُمید نہ ہو، کیونکہ یہ مسلمان کی شان کے شایاں نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ نے حکماً اس سے منع فرمایا ہے کہ:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ﴾ [الزمر: 53]

''تم اللہ کی رحمت سے نا اُمید مت ہو جاؤ۔''

گویا جس کے دِل میں مایوسی اور نا اُمیدی آ گئی اس نے اپنے ربِ مہربان سے کوئی اُمید نہ رکھی، جو بہ جائے ایک گناہ ہے۔ لہٰذا غم زدوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب سے پہلا پیغام یہ ہے کہ وہ مایوس و نا اُمید نہ ہوں، کہ یہ حقیقی مومن کے لائقِ شان نہیں۔

آزمائش؛ اللہ کی محبت کی دلیل:

مسلمان کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ باری تعالیٰ کی جانب سے اس پر آنے والی ہر تکلیف و مصیبت اور آزمائش درحقیقت خیر و بھلائی کا باعث ہوتی ہے، جیسا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ)).

''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کی آزمائش کرتا ہے۔''

[حسن] سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب الصبر على البلاء، ح: 4031

اس محبت سے مراد اجر و ثواب کا حصول، گناہوں سے پاکیزگی اور درجات کی بلندی ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت یوں فرمائی کہ:

((لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ وَصَبٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا سَقَمٌ وَلَا حَزَنٌ حَتَّى الْهَمَّ يُهِمُّهُ إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ)).

''مومن کو جو بھی پریشانی، تکلیف، بیماری اور غم پہنچتا ہے، یہاں تک کہ اگر اسے کوئی رنج پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔''

صحيح البخاری: ٥٦٤٢۔صحيح مسلم: ٢٥٧٣

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

چھوٹی سی تکلیف بھی اجر کا باعث:

دُکھ، پریشانی، مصیبت، مرض اور آزمائش بہت بڑی چیزیں ہیں، رسول اللہ ﷺ نے تو کانٹا چبھنے کو بھی موجبِ اجر و ثواب قرار دیا ہے، جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فِي الدُّنْيَا فَمَا فَوْقَهَا فَيَحْتَسِبُهَا إِلَّا قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

''جس بھی مومن کو دنیا میں کوئی کانٹا ہی چبھ جائے یا اس سے بھی چھوٹی کوئی تکلیف آئے اور وہ اس پر اَجر کی اُمید رکھے، تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں روزِ قیامت اس کی خطاؤں کو معاف فرما دے گا۔''

[صحيح] مسند أحمد: 9219

اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي جَسَدِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ)).

''جو مومن مرد و عورت مسلسل جسمانی، مالی یا اولاد کی پریشانیوں میں مبتلا رہتا ہے؛ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملتا ہے، اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔''

[حسن] مسند أحمد: 9811

ان احادیثِ مبارکہ سے یہی بات احاطہ علم میں آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اسی بندے کو تکلیف و مصیبت، رنج و غم اور پریشانی و بیماری سے دوچار کرتا ہے جس سے اس کو محبت ہوتی ہے، اس لیے اسے دنیا میں کسی آزمائش میں مبتلا کر کے آخرت کی بڑی آزمائش سے بچا لیتا ہے بلکہ اس کو دنیا میں ہی گناہوں سے پاک صاف کر کے اپنے پاس بلاتا ہے اور پھر اپنے ہاں عظیم درجات پر فائز کر دیتا ہے۔ لہٰذا کسی بھی مصیبت کو بلائے جان نہیں بلکہ راحتِ جان سمجھنا چاہیے اور اسے اپنے لیے خدا تعالیٰ کا ایک عطیہ سمجھنا چاہیے کہ اس نے ہمیں اس

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

لائق سمجھا کہ ہمارے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ فرمائے اور ہمیں گناہوں کی آلائشوں سے پاک کر کے اپنے ہاں موجود اجر و انعام سے نوازے۔

صبر کیجیے، اجر لیجیے:

بندۂ مسلم پر یہ لازم ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اسے کسی امتحان میں ڈال دے تو وہ اس میں کامیاب ہونے کی بھرپور سعی کرے، صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے، حق پر ثابت قدم رہے، اللہ تعالیٰ پر توکل و بھروسہ رکھے، اس سے اجر و ثواب کی اُمید رکھے، اس کی رحمت سے مایوس مت ہو اور اپنی سابقہ سیاہ کاریوں سے تائب ہو کر آئندہ معصیت کے کاموں سے اجتناب کا رب تعالیٰ سے وعدہ کرے۔ بلاشبہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جو شخص ان امور پر عمل پیرا ہوتا ہے؛ اللہ تعالیٰ یقیناً اس کے اجر کو ضائع نہیں فرمائے گا، بلکہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایسے صابرین کے لیے ان الفاظ میں اپنے انعامات کا ذکر فرمایا ہے:

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۞ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۞ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۞﴾ [البقرة: 155 ـ 157]

’’ہم ضرور تمھیں خوف و خطر، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے آزمائیں گے، ان حالات میں جو لوگ صبر کریں اور جب کوئی مصیبت پڑے تو کہیں: ’ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے‘ انہیں خوشخبری دے دو کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہوں گی، اس کی رحمت ان پر سایہ فگن ہوگی اور ایسے ہی لوگ راست گو ہیں۔‘‘

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۞ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۞﴾ [العنکبوت: 58، 59]

''جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو ہم جنت کی بلند و بالا منازل میں رکھیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے' کیا ہی اچھا اجر ہے عمل کرنے والوں کے لیے۔ ان لوگوں کے لیے جنھوں نے صبر کیا ہے اور جو اپنے رب پر توکل و بھروسہ کرتے ہیں۔''

صبر سے بڑی دولت کوئی نہیں!

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ)).

تمھیں صبر سے زیادہ بہتر کوئی چیز اور وسیع نعمت عطا نہیں کی گئی۔

صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب الاستعفاف عن المسألة، ح: 1469۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل التعفف والصبر، ح: 1053

اگر کبھی فاقہ کشی یا تنگدستی ہو تو ناشکری نہیں کرنی چاہیے بلکہ جس طرح خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جاتا ہے اسی طرح بدحالی پر صبر کرنا چاہیے تاکہ زبان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء سے ہی تر رہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کو اسی امتیازی وصف کی بنا پر خیر و بھلائی کا سرچشمہ قرار دیا ہے:

((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے کہ اس کے سبھی معاملات میں خیر و بھلائی ہی ہوتی ہے' اور یہ اعزاز مومن کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں ہے، اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو وہ (اللہ کا) شکر ادا کرتا ہے جو اس کے لیے باعث خیر ہے اور اگر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی اس کے لیے باعث خیر ہے۔''

صحیح مسلم، کتاب الزهد والرقاق، باب المؤمن أمره كله خير، ح: 2999

نقصان کا نعم البدل لیجیے!

سوچنے کی بات یہ ہے کہ کبھی رونے دھونے سے نقصان کی تلافی ہوئی ہے؟ غم کا مداوا ہوا ہے؟ دُکھ، تکلیف، پریشانی اور مرض ختم ہوا ہے؟ بالکل نہیں! ہاں نقصان ضرور ہو جاتا ہے۔ ایک نقصان یہ کہ بندہ اپنا مومنانہ وقار کھو دیتا ہے اور دوسرا نقصان؛ جو سب سے بڑا ہے وہ یہ کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی مول لیتا ہے اور گنہگار ٹھہرتا ہے۔ لہٰذا غم اور پریشانی کی صورت میں وہی طریقہ اپنائیں جس سے کم از کم آپ کا مزید نقصان نہ ہو، بلکہ فائدہ ہوسکتا ہو، کیونکہ جب آپ ہر غم اور پریشانی کو رضائے الٰہی مان کر صبر کریں گے اور رسولِ کریم ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق اظہارِ غم کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے نقصان کا نعم البدل عطا فرما دے گا۔ جیسا کہ سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص پر کوئی مصیبت آ جائے تو وہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيهِ رَاجِعُونَ کہے اور پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيْبَتِي وَاخْلُفْ لِي خَيرًا مِنْهَا.

''اے اللہ! میری اس مصیبت میں مجھے اجر سے نواز اور مجھے اس سے بہتر اس کا عِوض عطا فرما۔''

تو اللہ تعالیٰ اس نقصان سے بہتر چیز اسے عطا فرما دیتا ہے۔ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

کہ جب میرے خاوند ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو میں نے سوچا کہ ابوسلمہ سے بہتر خاوند بھلا مجھے کون مل سکتا ہے؟ لیکن میں یہی دعا پڑھنے لگی اور کچھ ہی دِن بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے واقعی ان سے بہتر عطا فرما دِیا، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام بھیج دِیا۔

صحيح مسلم ، كتاب الجنائز ، باب ما يقال عند المصيبة ، ح: 918

ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ:

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ، ہر غم اور پریشانی سے نجات کا ایک ذریعہ ''تقویٰ'' اختیار کرنا بھی بیان کیا ہے۔ تقویٰ کا معنی ہے بچنا اور پرہیز کرنا، یعنی گناہوں اور اللہ و رسول کی نافرمانی کے کاموں سے بچنا اور اجتناب کرنا۔

تقویٰ کا انسان کی دینی و دنیوی زندگی میں اہم کردار ہے، وہ اس طرح کہ دینی زندگی میں وہ معصیات و محرمات سے بچتے ہوئے اخروی زندگی کو کامیابی اور راحت کا گھر بنانے کی کوشش کرتا ہے اور دنیوی زندگی میں خود کو تکالیف، مصائب، نقصانات اور آفات سے بچا کر اس زندگی میں سکون و اطمینان حاصل کرتا ہے۔ غرضیکہ دونوں زندگیوں میں تقوی اپنے لغوی اعتبار سے پورا پورا موجود ہوتا ہے، البتہ خالقِ کائنات کی طرف سے جو ہم سے مطلوب و مقصود ہے وہ اوّل الذکر ہے، جسے اپنا کر نہ صرف معصیات و محرمات سے بچتے ہوئے حصولِ جنت کا موقع ملتا ہے بلکہ تمام تر ہموم و غموم سے نجات اور رزق کی فراوانی بھی نصیب ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۞ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ [الطلاق: 2، 3]

''اور جس نے اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کر لیا اس کے لیے وہ (یعنی اللہ تعالیٰ پریشانیوں اور تکالیف سے) نکلنے کی راہ ہموار فرما دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس آیتِ کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے دوعظیم فوائد بیان فرمائے ہیں۔ ہر مشکل، تنگی اور آزمائش سے نکلنے کی راہ ہموار ہوجاتی ہے اور رِزق کے ایسے ایسے مواقع میسر ہوتے ہیں کہ بندے کے دِل ودماغ میں ان کا گمان بھی نہیں گزرا ہوتا۔

امام ربیع بن خثیم رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے اسی فرمان: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر اس کام سے نجات کی راہ نکال دیتا ہے جو لوگوں کے لیے تنگی اور مشکل کا باعث ہوتا ہے۔

شرح السنة للبغوی: 4106

معلوم ہوا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہتا ہے، اس کے احکام کی بجا آوری کرتے ہوئے اور اس کے منع کردہ امور سے دُور رہتے ہوئے حقِ بندگی ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کو قدر کی نگاہ دیکھتا ہے اور اس کے لیے اُخروی انعامات عطا کرنے کے علاوہ دنیوی مصائب ومشکلات کو اس سے دُور رکھتا ہے اور جو معاملات لوگوں کے لیے پریشانی کا باعث بن جاتے ہیں؛ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو ان معاملات سے نکلنے کی راہ مہیا فرمادیتا ہے۔ گویا دنیوی و اُخروی؛ ہر دو زندگی میں آسائش حاصل کرنے کے لیے تقویٰ اختیار کرنا چاہیے۔

اس کی شان ہی عظیم ہے!

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے اس آیتِ مبارکہ: ﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ [الرحمٰن: 29] ''ہر روز وہ ایک شان میں ہوتا ہے۔'' کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: اس آیت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بھی سوال ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

((مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يَغْفِرَ ذَنْبًا ، وَيَكْشِفَ كَرْبًا ، وَيَرْفَعَ قَوْمًا ، وَيَخْفِضَ آخَرِينَ)).

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''اس کی شان یہ ہے کہ وہ گناہ کو بخش دیتا ہے، تکلیف کو زائل کرتا ہے، کسی قوم کو رفعت وبلندی سے ہمکنار کرتا ہے تو کسی کو ذلیل ورُسوا کر چھوڑتا ہے۔''

[حسن] سنن ابن ماجه ، كتاب الإيمان وفضائل الصحابة والعلم ، باب فيما أنكرت الجهمية ، ح: 202

خوشگوار زندگی کے زریں اصول:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا:

((يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ ، احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ))

''اے بچے! میں تجھے چند باتیں سکھاتا ہوں: تو اللہ تعالیٰ (کے احکام) کو ملحوظ رکھ؛ وہ تیری حفاظت فرمائے گا، تو اس کا خیال رکھ؛ تُو اسے اپنے سامنے پائے گا، جب تجھے مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور جب تجھے مدد مانگنی ہو تو بھی اللہ تعالیٰ سے ہی مانگ۔ یاد رکھ! اگر سبھی لوگ تجھے کسی چیز کا فائدہ دینے کے لیے اکٹھے ہو جائیں تو وہ تجھے اسی قدر ہی فائدہ دے سکتے ہیں جتنا تیری تقدیر میں لکھا ہے اور اگر سبھی تجھے کسی چیز سے نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائیں تو پھر بھی وہ تجھے اسی قدر ہی نقصان پہنچا سکیں گے جتنا تیری تقدیر میں لکھا ہے۔ (تقدیر لکھنے والی) قلمیں اُٹھالی گئی ہیں اور صحیفے خشک ہو گئے۔

[صحيح] سنن الترمذى ، أبواب صفة القيامة والرقائق ، ح: 2516

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اللہ کا ہر فیصلہ ہی باعثِ خیر:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا أُبَالِي عَلَى أَيِّ حَالٍ أَصْبَحْتُ ، عَلَى مَا أُحِبُّ أَوْ عَلَى مَا أَكْرَهُ ، وَذٰلِكَ لِأَنِّي لَا أَدْرِي الْخَيْرَ فِيمَا أُحِبُّ أَوْ فِيمَا أَكْرَهُ.

''مجھے کوئی پروا نہیں کہ میری صبح کس حال میں ہوتی ہے، یعنی ایسی حالت میں کہ جسے میں پسند کرتا ہوں یا ایسی حالت میں کہ جسے میں ناپسند کرتا ہوں؟ اس لیے کہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ (میرے لیے) خیر و بھلائی اسی امر میں ہے جسے میں پسند کرتا ہوں یا جسے میں ناپسند کرتا ہوں۔''

الزهد والرقائق لابن المبارك: 425 ۔ شرح السنة للبغوی: 4113

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کا مفہوم یہ ہے کہ خواہ مجھے کوئی ایسا معاملہ پیش آئے جو میرا پسندیدہ ہو یا کوئی ایسا حادثہ پیش آجائے جو مجھے قطعاً پسند نہ ہو، میں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی اور خوش رہوں گا، کیونکہ مجھے بخوبی معلوم ہے کہ میرا پروردگار میرے لیے اسی امر کا فیصلہ فرمائے گا جو میرے لیے خیر و بھلائی کا باعث ہوگا۔ چنانچہ اگر کوئی خوشی ملے گی تو میں سمجھوں گا کہ میرے لیے یہ باعثِ خیر ہے اور اگر مجھ پر کوئی تکلیف یا مصیبت آئے گی تو تب بھی میرا ایمان ہوگا کہ میری بہتری اسی میں ہوگی تبھی اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے منتخب کیا۔ اسی طرح ہر مسلمان کو بھی عقیدہ و ایمان رکھنا چاہیے کہ اللہ کا ہر فیصلہ ہمارے لیے خیر و بھلائی کا باعث ہی ہوتا ہے۔

اسی ضمن میں امام ابراہیم التیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنْ لَمْ يَكُنْ لَنَا خَيْرٌ فِيمَا نَكْرَهُ ، لَمْ يَكُنْ لَنَا خَيْرٌ فِيمَا نُحِبُّ.

''اگر ہمارے ناپسندیدہ معاملات میں ہمارے لیے خیر و بھلائی نہ ہو تو پھر ہمارے پسندیدہ امور میں بھی ہماری بھلائی نہیں ہوگی۔''

الفرج بعد الشدة لابن أبی الدنیا: 14

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آپ کی قسمت کامل کر رہے گا:

انسان کی قسمت میں جو کچھ اور جس قدر لکھا ہوتا ہے وہ اسے مل کر ہی رہتا ہے، نہ تو وہ کم ہوسکتا ہے اور نہ ہی انسان اس سے زیادہ حاصل کرسکتا ہے۔ اس لیے کسبِ معاش کے لیے مناسب محنت کے ساتھ اللہ پر توکل رکھنا چاہیے، بہت زیادہ دوڑ دھوپ کرنے سے گریز کرنا چاہیے اور فقط دنیا کو ہی مقصد حیات نہیں سمجھ لینا چاہیے، بلکہ یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ میرے رِزق کا ذِمہ اللہ تعالیٰ نے اُٹھا رکھا ہے، سو وہی اس ذِمہ داری کو بہ خوبی نبھا سکتا ہے، بندے کی ذِمہ داری صرف اس کی بندگی بجالانا ہے۔ جو شخص اپنے مقصد حیات کو بھول کر دنیا کی رنگینیوں میں غرق ہو جاتا ہے اور فقط اسی کے حصول کے لیے سرگرداں رہتا ہے، تو ایسے شخص کے متعلق نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا نِيَّتَهُ فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ، وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ أَمْرَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ)).

''جس شخص کا مقصد دنیا (حاصل کرنا) ہو اللہ تعالیٰ اس کے کام منتشر کر دیتا ہے، اس کے فقر کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اسے دنیا بھی صرف اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے مقدر میں لکھی ہوتی ہے، اور جس شخص کا مقصد آخرت (کا حصول) ہو اللہ تعالیٰ اس کے دِل میں کفایت پیدا کر دیتا ہے، اس کے کاموں کو اکٹھا کر دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔''

[صحیح] سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الهم بالدنیا، ح: 4105

لہٰذا ضروری ہے کہ اپنا مقصدِ حیات صرف اور صرف آخرت کو بنایا جائے اور مال کو صرف ضرورت کی حد تک اہمیت دی جائے۔ اس سے ہر دو جہاں میں کامیابی ملتی ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دنیوی زندگی میں اس کے زہد وقناعت کے صلے میں دنیا کو اس کے تابع کر دیا جاتا ہے اور آخرت میں اسے سرخرو کر دیا جاتا ہے۔

دُنیا کا نہیں؛ آخرت کا غم پالیں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث ہے، آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَالَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ﴾

[الشوریٰ: 20]

''جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے اس کی کھیتی کو ہم بڑھاتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے اسے دنیا میں سے ہی دے دیتے ہیں اور آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہیں ہے۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ابْنَ آدَمَ، تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى، وَأَسُدَّ فَقْرَكَ، وَإِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ صَدْرَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ)).

''اے ابنِ آدم! میری عبادت کے لیے منہمک ہو جا؛ میں تیرا سینہ غناء سے بھر دوں گا اور تیرا فقر ختم کر دوں گا، اور اگر تُو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرا سینہ مصروفیت سے بھر دوں گا اور تیرا فقر بھی ختم نہیں کروں گا۔''

[صحیح] سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الهم بالدنیا، ح: 4107

گویا جو شخص اپنے آپ کو اللہ کا بنا لیتا ہے تو اللہ بھی اس کا بن جاتا ہے، پھر وہ نہ صرف اس کی مالی پریشانیوں کو دُور فرما دیتا ہے بلکہ اسے دنیا کے بکھیڑوں سے بھی بچا لیتا ہے لیکن جو اللہ کو بھول کر دنیا کے پیچھے دوڑ پڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے دنیا کی مصروفیات میں ہی تھکا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مارتا ہے اوراس کی مالی ضروریات بھی کبھی پورا ہونے کا نام نہیں لیتیں۔

اسی طرح سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ جَعَلَ الْهَمَّ هَمًّا وَاحِدًا كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْهُ الْهُمُومُ لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَةِ الدُّنْيَا هَلَكَ)).

''جوساری فکروں کوایک ہی فکر (یعنی آخرت کی فکر) بنالے تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیوی فکروں سے اسے کافی ہوجاتے ہیں اور جس کی فکریں شاخ درشاخ پھیلی ہوں تو وہ دنیا کی جس وادی میں بھی ہلاک ہوجائے اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروانہیں ہوتی۔''

[حسن] سنن ابن ماجه ، كتاب الزهد ، باب الهم بالدنيا ، ح: 4106

لہٰذا مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس عارضی اور بے ثباتی کی زندگی کو دائمی ہرگز نہ سمجھ بیٹھے بلکہ اس کو فقط آخرت کے امتحان کے لیے تیاری کے چند ایام سمجھنا چاہیے، وگرنہ اللہ اس سے یوں بے پرواہو جائے گا کہ اس کی چنداں فکر نہیں کرے گا، اور اس شخص سے بڑھ کر بدبخت کون ہوسکتا ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ ہی بے پرواہو جائے؟!

ایک عمل کے تین عظیم فوائد:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَزِمَ الاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا ، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا ، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ)).

''جوشخص استغفار کی پابندی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنادیتا ہے، اسے ہر غم سے نجات دے دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔''

[ضعيف] سنن أبي داود ، كتاب الصلاة ، باب في الاستغفار ، ح: 1518 - سنن ابن ماجه ، كتاب الأدب ، باب الاستغفار ، ح: 3819

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

استغفار کے جہاں بہت سے اُخروی فوائد ہیں وہاں اس حدیثِ مبارکہ میں تین عظیم دُنیوی فوائد بھی بیان ہوئے ہیں: ① اللہ تعالیٰ ہر غم اور پریشانی سے نجات دے دیتا ہے۔ ② ہر مشکل سے خلاصی عطا فرماتا ہے۔ ③ استغفار کرنے والے کو ایسے مواقع سے رِزق عنایت کرتا ہے کہ جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔

یہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے لیکن استغفار کے مذکورہ فوائد قرآن کی ان آیات سے بھی ثابت ہوتے ہیں، جن میں حضرت نوح علیہ السلام کی اپنی قوم کو یہ نصیحت بیان کی گئی ہے کہ:

﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا* يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا* وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا*﴾ [النوح: 10 ـ 12]

''اپنے رب سے استغفار کرو، یقیناً وہ بہت بخشنے والا ہے۔ وہ (اس کے صلے میں) تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا، تمہیں مال واولاد میں ترقی دے گا، تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کر دے گا۔''

پریشانی اور آزمائش سے نجات کی دعا:

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک بات نہ بتلاؤں؟ (یا فرمایا کہ) کیا میں تم سے ایک ایسی بات بیان کروں کہ جب تم میں سے کسی آدمی پر دنیوی معاملات میں سے کوئی پریشانی یا آزمائش آئے اور وہ اپنے رب سے یہ دعا کرے تو اس کی پریشانی ختم ہو جائے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مچھلی والے صاحب (یعنی حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا، جو انہوں نے کی تھی:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’تیرے سوا کوئی معبود نہیں،تو بہت پاک ذات ہے، یقیناً میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔‘‘

[صحیح] السنن الکبری للنسائی: 10416 ۔ المستدرك للحاكم: 1864 ۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة:1744 ۔ صحيح الجامع: 2605

خوش حالی اور کشادگی کا وظیفہ:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خوش حالی وکشادگی کے حصول کے لیے یہ کلمات پڑھیں:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

’’اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑا بردبار اور صاحبِ کرم ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بہت بالا اور بڑی عظمت والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ساتوں آسمانوں اور عرشِ کریم کا رب ہے۔‘‘

صحيح البخاري: ٦٣٤٦ ۔ صحيح مسلم: ٢٧٣٠

رنج وغم سے نجات کا نبوی نسخہ:

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کو کوئی رنج یا غم پہنچتا تھا تو آپ یہ پڑھتے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ.

’’اے ہمیشہ زندہ رہنے والی اور قائم رکھنے والی ذات! میں تیری ہی رحمت کا طلب گار ہوں۔‘‘

شعب الإيمان للبيهقي: ٩٧٥١ ۔ المستدرك للحاكم: ١٨٧٥ ۔ الدعوات الكبير للبيهقي: ١٩٠

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بیماری،سختی، ذِلت اور تنگدستی سے نجات:

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس شخص کو کسی غم، رنج، بیماری، سختی، ذِلت یا تنگ دستی سے پالا پڑ جائے اور وہ یہ پڑھے:

اَللّٰهُ رَبِّی لَا شَرِيكَ لَهٗ

''اللہ میرا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔''

تو اسے اس پریشانی سے نجات دے دی جاتی ہے۔

[حسن] صحيح الجامع: 6040

پریشانی کو خوشی میں بدل دینے والی دعا:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو جب بھی کوئی تکلیف یا پریشانی آئے تو وہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّی عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ أَمَتِكَ ، نَاصِيَتِی بِيَدِكَ ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ ، سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهٗ فِی كِتَابِكَ ، أَوْ عَلَّمْتَهٗ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِی عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِی وَنُورَ بَصَرِی وَجِلَاءَ حُزْنِی.

''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا ہوں، تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے اور تیرا حکم مجھ پر حاوی ہے، میرے بارے میں تیرا فیصلہ عدل پر مبنی ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو تو نے اپنا نام بتایا ہے، یا تو نے اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا تو نے وہ اپنی مخلوق میں کسی کو سکھا دیا ہے یا تو نے اسے اپنے پاس علم غیب میں محفوظ رکھا ہے، یہ کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار، میری آنکھوں کا نور اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میری پریشانی میں سہارا بنا دے۔‘‘

اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو دُور فرما کر اس کی پریشانی کو خوشی سے بدل دے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم یہ کلمات سیکھ نہ لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بالکل، جو بھی یہ کلمات سنے، اسے چاہیے کہ ان کو سیکھ لے۔

[صحيح] صحيح ابن حبان: 972 ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة: 199

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ فیض اللہ ناصر	03034125519	حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03214697056	03014843312	03015989211
	03424449009	

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com